اتوار
2- اپریل 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 74 اتوار 2- ذیقعدہ 1415ھ' 2 شہادت 1374ھش' 2 اپریل 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی نافرمانی کیطرف ہرگز مائل نہیں ہونا چاہئے

غریبوں کو ہرگز بے دل نہ ہونا چاہئے۔ ان کا قدم آگے ہی ہے لیکن وہ کوشش کریں کہ تھوڑی بہت جو کسر ہے نکال دیویں کیونکہ بعض وقت ان لوگوں سے غریبی میں بھی بڑے بڑے گناہ صادر ہو جاتے ہیں۔ صبر نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ معاش کی قلت ہو تو چوری' ڈاکہ اور دوسرے جرائم شروع کر دیتے ہیں۔ ایسی حالتوں میں صبر کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف ہرگز مائل نہ ہونا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصلاح نفس کے لئے نِری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں ہی کو خدا سمجھتا ہے اس واسطے وہ فضل اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر موت وارد کرتا ہے اور بدیوں سے بچنے اور ان کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے وہ انہیں نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے آتا ہے جو تدبیروں کا غلام نہیں

(ملفوظات جلد سوم ص ۵۰۴'

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم اقبال احمد نجم صاحب ایم اے شاہد ربی سلسلہ کی دختر محترمہ ربیعہ نجم صاحبہ کا نکاح مکرم محمد عامر صاحب ابن محترم رانا محمد اجمل صاحب (وفات یافتہ) مقیم لنڈن کے ہمراہ ۵ ہزار پونڈ حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ نے ۱۷ مارچ ۱۹۹۵ء بروز جمعۃ المبارک دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ ۲۶- مارچ کو لاہور میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

الفضل کے مہمان

بائیں سے دوسرے انگلستان کے ایک انگریز احمدی دوست مکرم سعید احمد جونز صاحب

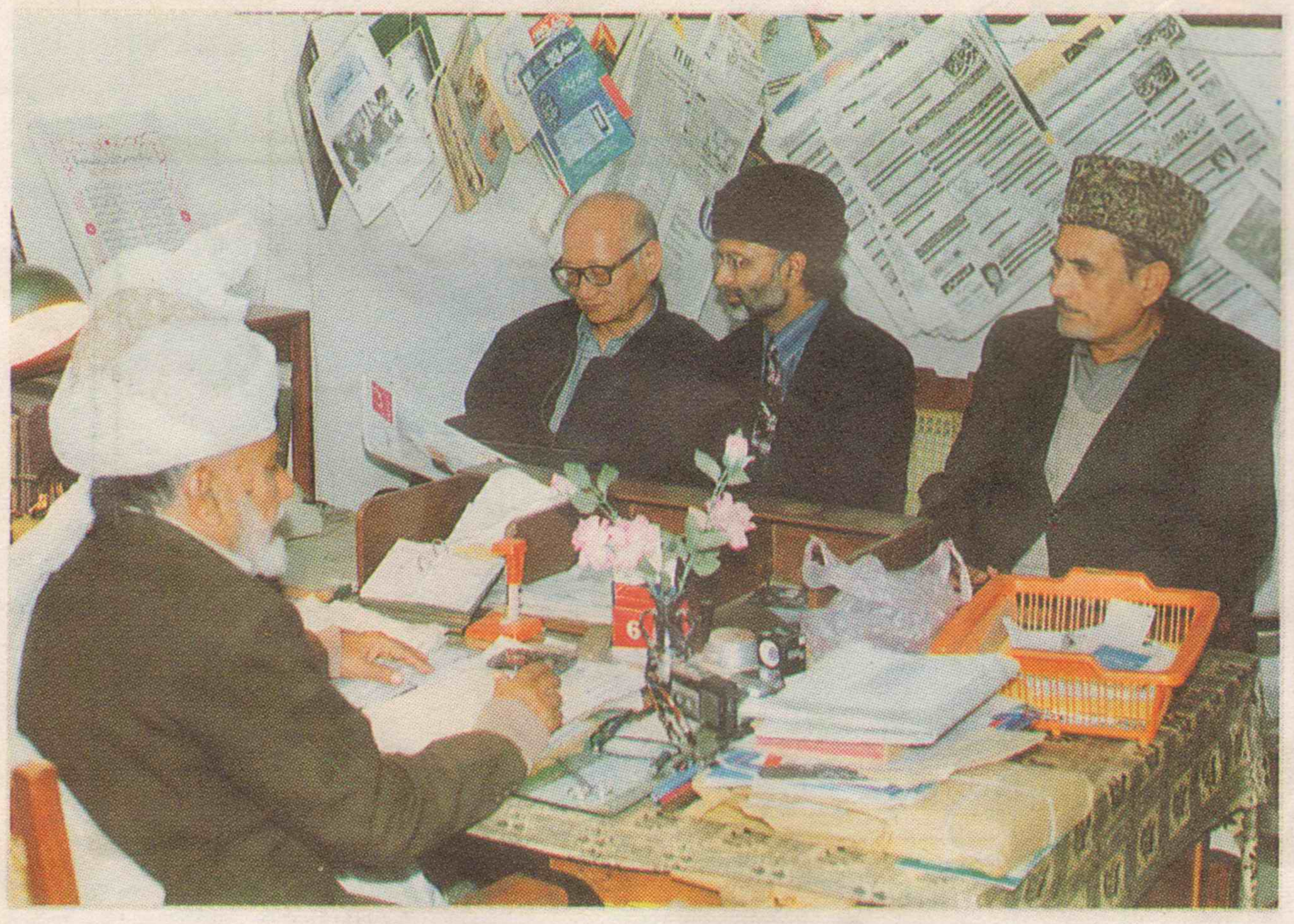

دائیں سے تیسرے مکرم ابراہیم لی صاحب صدر جماعت احمدیہ جنوبی کوریا

صاحبِ ایمان خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کہا کہ اے میرے بیٹو! خدا کی رحمت سے ناامید اور مایوس نہ ہو۔ کیونکہ خدا کی رحمت سے مایوس کافر ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مایوس کافر ہوا کرتا ہے۔ اور (صاحب ایمان) کا کسی حالت میں بھی مایوس ہونا ممکن نہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک شخص (صاحب ایمان) ہو اور خدا کی رحمت سے مایوس ہو جائے۔

درحقیقت مایوسی ایسی خطرناک مرض ہے کہ مایوس ہونے والے دین و دنیا دونوں میں ناکام رہتے ہیں' لیکن جو مایوس نہ ہوں۔ ضرور کامیاب ہو جاتے ہیں۔

جس سال میں نے امتحان (انٹرنیس) دیا تھا۔ اسی سال ایک ہندو نے بی۔ اے کا امتحان دیا تھا۔ اور اس کا بیٹا بھی اسی سال بی۔ اے کے امتحان میں شامل ہوا۔ اور اس شخص نے متواتر چھ سال تک امتحان دیا' مگر ناکام ہوا۔ آخر ساتویں سال کامیاب ہو گیا' ان سات سالوں میں ایک دفعہ بھی وہ مایوس نہیں ہوا' یہ تو دنیاوی طور پر مایوس نہ ہونے کی ایک مثال ہے۔

اسی طرح ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہے کہ انہوں نے بیس برس تک دعا کی اور نتیجہ کچھ نہ ہوا۔ ان کا ایک مرید آیا اور ان کے پاس ٹھہرا۔ رات کو جب حسب معمول انہوں نے دعا کی۔ تو جواب ملا کہ تیری دعا منظور نہیں ہو سکتی۔ مرید نے بھی اس آواز کو سن لیا۔ اور بہت حیران ہوا' لیکن ادب سے خاموش رہا۔ دوسرے دن پھر انہوں نے دعا کی اور جواب ملا کہ تو خواہ کچھ کرے تیری دعا منظور نہیں ہو سکتی۔ مرید دوسرے دن سن کر اور بھی حیران ہوا' لیکن پھر بھی ادب کے باعث خاموش رہا۔ تیسرے دن پھر ان بزرگ نے دعا کی۔ اور وہی جواب ملا۔ اب تو وہ مرید خاموش نہ رہ سکا۔ جی میں تو کہا۔ ہم تو ان کو بزرگ مانتے تھے' لیکن اب معلوم ہوا کہ خدا کی درگاہ میں ان کی کچھ قدر نہیں ہے۔ اور اس نے ان سے کہا کہ میں تین دن سے سن رہا ہوں۔ آپ کو یہی جواب ملتا ہے کہ تمہاری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ پھر آپ کیوں دعا مانگتے ہیں۔ پہلے دن آپ کو یہی الہام ہوا۔ دوسرے دن بھی ہوا۔ اور تیسرے دن بھی ہوا۔ آپ دعا کرنے سے باز کیوں نہیں آتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے بیوقوف تو تین دن میں ہی گھبرا گیا۔ میں تو بیس سال سے متواتر یہی جواب سن رہا ہوں۔ میں نہیں گھبرایا۔ کیونکہ مانگنا میرا کام ہے اور دینا خدا کا۔ وہ اپنی مرضی کا مالک ہے اور میں اپنے کام کا ذمہ دار۔ میں محتاج ہوں کہ اس سے مانگوں اور وہ مختار ہے کہ قبول کرے یا نہ کرے۔ پس وہ اپنا کام کرتا ہے میں اپنا۔ تو اس میں دخل دینے والا کون ہے۔ لکھا ہے کہ اس کے بعد جب اس بزرگ نے دعا کی تو الہام ہوا کہ چونکہ تو میری رحمت سے مایوس نہیں ہوا۔ اس لئے تو نے بیس برس میں جتنی دعائیں کی ہیں وہ سب قبول کر لی گئی ہیں۔

(از خطبہ ۲۷ جون ۱۹۱۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲ - شہادت ۱۳۷۴ ھش　　۲ - اپریل ۱۹۹۵ء

محبت - خدا تعالیٰ کے لئے

دنیا میں تین قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ ہمارے لئے تعلق کے لحاظ سے تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جن سے ہم محبت کرتے ہیں دوسرے وہ جو ہمارے دشمن ہیں اور تیسرے وہ جو نہ ہماری محبت کا محور ہیں نہ کسی رنگ میں انہیں ہم سے یا ہمیں ان سے دشمنی ہے۔ جن سے ہماری دشمنی ہے یا جو اپنے آپ کو ہمارے دشمن سمجھتے ہیں ان کے ساتھ ہمارا سلوک ان لوگوں کی نسبت بالکل مختلف ہوتا ہے جن سے ہم محبت کرتے ہیں۔ لیکن ہیں یہ سب لوگ خدا ہی کے بندے۔ اور اس نسبت سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"خدا کے لئے خدا کے بندوں سے محبت کرنے والوں کی بہت کمی ہے۔ اگر وہ خدا کے لئے اس کی ساری مخلوق سے محبت کریں۔ وہ ان سے محبت کرتے ہیں جو ان سے محبت کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ خدا کے لئے محبت کریں تو ان کی محبت عام ہو۔ بعض لوگ ہیں جو دشمن کو معاف نہیں کر سکتے۔ حالانکہ اگر وہ سوچیں کہ یہ ہمارے رب کا بندہ ہے۔ تو وہ ضرور اس کو معاف کر دیں۔ ایسے لوگ اپنی دشمنی کو خدا کے تعلق پر مقدم کر لیتے ہیں۔ حالانکہ دانائی یہ ہے کہ خدا کے تعلق کو مقدم کیا جائے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص تم سے بدسلوکی کرتا ہے۔ مگر تمہارے باپ سے اس کا اچھا تعلق ہے اور وہ تمہارے باپ پر احسان کرتا ہے تو تم اپنی ذات کے خیال کو چھوڑ کر باپ کے تعلق کو مقدم کرو گے۔ اور کہو گے کہ اس نے مجھے نقصان پہنچایا ہے لیکن چونکہ اس نے میرے باپ سے اچھا سلوک کیا ہے اس لئے میں اس کی عزت کروں گا۔ پس اس طرح اس بات کو سمجھنا چاہئے کہ گو ایک شخص تمہارا دشمن ہے۔ تم سے بدسلوکی کرتا ہے مگر اس کا خدا سے تعلق ہے اس لئے ہماری شخصی اور ذاتی دشمنی ہی خدا کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ یہی نیک لوگوں کا قاعدہ ہے وہ دیکھتے ہیں کہ گو فلاں ہمارا دشمن ہی ہے لیکن ہمارے خدا کا بندہ تو ہے۔ یا اس کا اس سے تعلق ہے۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ خدا ہی کا تعلق قابل لحاظ ہے۔ اسی کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔"

جو ہم سے محبت کرتا ہے اور جس سے ہم محبت کرتے ہیں اس کے ساتھ تو نیک سلوک کیا ہی جاتا ہے اور جسے ہم جانتے بھی نہیں اس کے ساتھ بھی موقعہ ملنے پر اچھا سلوک کر لیا جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے ساتھ دشمنی کرتے ہیں ان کے ساتھ ہمیں نیک سلوک کرنا چاہئے۔ یہ بہت بڑے اجر کی بات ہے۔ اس لئے کہ یہ نیک سلوک ہم اپنی ذات سے اوپر اٹھ کر خدا تعالیٰ کے تعلق کی وجہ سے کرتے ہیں۔ یہ سوچ کر کرتے ہیں کہ ہمارا دشمن ہی سہی لیکن ہمارے سب سے بڑے محسن یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق ہے یہ اسی کا بندہ ہے۔ اگر ہم اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے تو یقیناً خدا تعالیٰ ہم سے خوش ہو گا۔ پس حضرت امام جماعت الثانی کے اس ارشاد کے پیش نظر ہمیں اپنی محبت کو اور نیک سلوک کو وسیع سے وسیع تر دائرہ پر پہنچانا چاہئے۔

کسی کی تخریب کے عمل سے تمہاری تعمیر کیسے ہو گی
دکھاؤ گے گر کسی کو نیچا' تمہاری توقیر کیسے ہو گی
جو اپنی فطرت کا گند اوروں کے سر پہ تم ڈالتے رہو گے
تمہیں بتاؤ معاشرے کی ہوئی تو تطہیر کیسے ہو گی

ابوالاقبال

یک جامِ مے

جس کے ہر جُرعۂ پُر کیف میں ہو لُطفِ حیات
جس کا ہر شعلہ ہو صد غیرتِ قندیلِ نجات
جس کی مستی میں جھلکتا ہو مسرت کا ثبات

ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

جس سے تلواروں کی چھاؤں میں بھی جینا آجائے
جس سے ہر گام پہ مرنے کا قرینہ آجائے
جس سے ساحل پہ اُمیدوں کا سفینہ آجائے

ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

حلقۂ موجِ تَلاطُم میں ترانہ بن جائے
عشرتِ خُلد در آغوش فسانہ بن جائے
بیخودی ہوش کا خوددار بہانہ بن جائے

ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

پھر حقائق کے حسیں برقؔ و شرر جاگ اٹھیں
جلوۂ طور لئے شمس و قمر جاگ اٹھیں
دل کی بستی میں بہاروں کے اثر جاگ اٹھیں

ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

تیری آنکھوں کی قسم میرے ارادے ہیں بلند
میری ہر تارِ نظر چرخِ بریں کی ہے کمند
خاک پہنچائے گی مجھ کو یہ زمیں کوئی گزند

ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

مجھ کو آئینہ تقدیس و وفا بننا ہے
شعلہ طور کی دہکی سی ضیاء بننا ہے
ساری دنیا کے لئے راہنما بننا ہے

ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

گردشِ چرخِ کُہن سے مجھے ٹکرانا ہے
جگمگاتی ہوئی تقدیر سے لڑ جانا ہے
موت کا رازِ حسیں دہر کو سمجھانا ہے

ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

جام اک جامِ حسیں مجھ کو پلا کر ساقی
میری پُرشوق نگاہوں میں سما کر ساقی
مجھ کو دیوانگیٔ عشق عطا کر ساقی
ہاں وہی جامِ مئے ناب پلا دے ساقی

اشارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

نعرہ ہا پُر درد مے زد از پئے خلقِ خدا
شُد تضرع کارِ اُو پیشِ خدا لیل و نہار

خدا کی مخلوق کے لئے دردناک آہیں بھرتا تھا اور خدا کے سامنے رات دن گریہ و زاری اس کا کام تھا

سخت شورے بر فلک افتاد زاں عجز و دُعا
قدسیاں را نیز شد چشم از غم آں اشکبار

اس کے عجز و دعا کی وجہ سے آسمان پر سخت شور برپا ہو گیا اور اس کے غم کی وجہ سے فرشتوں کی آنکھیں بھی غم سے اشکبار ہو گئیں۔

آخر از عجز و مناجات و تضرّع کردنش
شد نگاہِ لطفِ حق بر عالمِ تاریک و تار

آخر کار اس کی عاجزی۔ مناجات اور گریہ و زاری کی وجہ سے خدا نے تاریک و تار دنیا پر مہربانی کی نظر فرمائی۔

در جہاں از معصیت ہا بود طوفانِ عظیم
بود خلق از شرک و عصیاں کور و کر در ہر دیار

جہاں میں بد عملیوں کا خطرناک طوفان بپا تھا اور ہر ملک میں لوگ شرک اور گناہوں کے مارے اندھے اور بہرے ہو رہے تھے

ہمچو وقتِ نوح دنیا بود پُر از ہر فساد
ہیچ دل خالی نبود از ظلمت و گرد و غبار

دنیا نوح کے زمانہ کی طرح ہر قسم کے فسادوں سے بھر گئی تھی کوئی دل بھی ظلمت اور گرد و غبار سے خالی نہ تھا

مر شیاطین را تسلط بود بر ہر روح و نفس
پس تجلّی کرد بر رُوحِ محمدؐ کردگار

ہر روح اور ہر نفس پر شیاطین کا قبضہ تھا تب خدا تعالیٰ نے محمدؐ کی روح پر تجلی فرمائی

مِنّت او بر ہمہ سرخ و سیاہے ثابت است
آنکہ بہرِ نوعِ انساں کرد جانِ خود نثار

تمام گوری اور کالی قوموں پر اس کا احسان ثابت ہے اس نے نوعِ انسانی کے لئے اپنی جان قربان کر دی

یا نبی اللہ توئی خورشید رہ ہائے ہدیٰ
بے تو نارد رو براہے عارفِ پرہیزگار

اے نبی اللہ! تو ہی ہدایت کے راستوں کا سورج ہے تیرے بغیر کوئی عارف پرہیزگار ہدایت نہیں پا سکتا

یا نبی اللہ لبِ تُو چشمۂ جاں پرور است
یا نبی اللہ توئی در راہ حق آموزگار

اے نبی اللہ! تیرے ہونٹ زندگی بخش چشمہ ہیں اے نبی اللہ! تو ہی خدا کے راستہ کا رہنما ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو دنیا کی اصلاح کا اتنا زیادہ خیال تھا کہ آپ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دردناک آہیں بھرتے ہوئے دعا کرتے تھے اور یہ دعا ایسی گریہ و زاری کے ساتھ کی جاتی تھی کہ گویا یہ شور آسمانوں تک پہنچ رہا ہے اور آنحضرت ﷺ کی یہی گریہ و زاری اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی اور مناجات ایسی باتیں تھیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دنیا پر مہربانی کی نظر کی اور بد اعمالیوں کا جو خطرناک طوفان بپا تھا جس میں ہر ملک کے لوگ شرک اور گناہ کی وجہ سے ملوث تھے اور جو ایک سیلاب کی طرح دنیا کو بہائے لئے جا رہا تھا۔ اس میں فرق پڑا۔ ایسے لگتا تھا کہ جس طرح نوحؑ کے وقت میں فتنہ و فساد کی وجہ سے طوفان آیا تھا۔ اسی طرح یہاں بھی تمام دل تاریکی کی وجہ سے گرد و غبار سے ڈھکے ہوئے تھے۔ اور انسانوں پر شیطان کا قبضہ تھا۔ یہ حالت تھی دنیا کی جب اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کی روح پر تجلی فرمائی اور دنیا کی تمام قوموں کے لئے چاہے وہ گوری ہوں یا کالی آپ نے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے انہیں ہدایت کے راستے پر چلا دیا۔ اور ان کے لئے ایک چشمہ جاری کر دیا جو زندگی عطا کرنے والا تھا اور دنیا کو خدا کے آستانہ کی طرف راستہ دکھا دیا۔

ہر انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے وجود سے فیض یاب ہونے کی کوشش کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی بہبود کے لئے فرماتا ہے کہ میری رحمت باقی تمام باتوں سے زیادہ وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلیں اور اسی کے ہو کر رہیں اور اس طرح اپنی زندگی اور اپنے معاشرے کو بہتر سے بہتر بناتے چلے جائیں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

JAPAN - KOBE UPDATE

کوبے میں بہار کی آمد

لندن ۱۴ مارچ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام جاپان کوبے اپ ڈیٹ میں حسب معمول مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کی گفتگو احمدیہ کیمپ کے نمائندہ مسٹر میوشی سے ہوئی۔

مکرم راشد صاحب نے پوچھا کہ زلزلے کے بعد کوبے کے شہری اب کس حال میں ہیں۔ مسٹر میوشی نے بتایا کہ مارچ کا وسط آگیا ہے احمدیہ کیمپ جس پارک میں لگایا گیا ہے اس کا نام شن منا توگاوا پارک ہے۔ یہاں یناگی کے درخت پر نئے شگوفے کھل رہے ہیں۔ موسم سرما رخصت ہو رہا ہے اور بہار کی آمد آمد ہے۔ مسٹر میوشی نے بتایا کہ جب زلزلہ آیا تھا (۱۷ جنوری ۱۹۹۵ء) تو بہت سردی تھی۔ چند دن کے بعد اس کو دو ماہ ہو جائیں گے۔ میں اپنا جلا ہوا گھر دیکھنے گیا تھا تو وہاں بھی مجھے تازہ پھول کھلتے نظر آئے۔

مکرم راشد صاحب نے کہا کہ بہار کی آمد ایک افسوسناک صورت حال سے اچھی صورت حال کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ بہار کے آغاز کے ساتھ ہی زلزلے کے متاثرین کے دل کی کلیاں کھلنے لگی ہیں۔ اب ان کی بحالی کا وقت آن پہنچا ہے۔ امید ہے کہ یہ لوگ بہت جلد بحال ہو جائیں گے۔

مسٹر میوشی نے کہا میں سوچتا ہوں کہ ہم کب تک زلزلے کے متاثرین کہلائیں گے۔ میں نے دیکھا ہے کہ سوباہارا مارکیٹ سے ملبہ ہٹا دیا گیا ہے۔ عارضی دوکانیں بنانی شروع کر دی گئیں ہیں۔ اطراف میں تعمیر و ترقی کا کام شروع ہو گیا ہے۔

مکرم راشد صاحب نے کہا کہ لگتا ہے کہ زلزلے کے متاثرین اب اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

مسٹر میوشی نے کہا کہ بالکل یہی بات ہے۔ کوبے کے شہری اب اس بات کے لئے بالکل تیار ہیں کہ شہر کو از سر نو تعمیر کر کے زندگی کو بحال کر دیں۔

مسٹر میوشی نے بتایا کہ احمدیہ کیمپ کے ارد گرد جو صورت حال ہے اس کا نقشہ یوں ہے کہ بہت سے گھر جو زلزلے کی وجہ سے گر چکے تھے ان کی بڑی بڑی کرینوں سے صفائی کی جا رہی ہے۔ کیمپ کے سامنے کا حصہ بالکل صاف ہو گیا ہے۔ ارد گرد کھڑی کاریں مٹی سے اٹ چکی ہیں۔ ماسک کے بغیر گزرنا یہاں سے مشکل ہو گیا ہے۔

مسٹر میوشی نے کہا کہ ہم کیمپ میں آنے والوں کو سمجھاتے ہیں کہ خوشی کے بعد تکالیف بھی آتی ہیں۔

مسٹر میوشی نے بتایا کہ پروفیسر تس یاما جو کیوتو یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں اور احمدیہ کیمپ کے ساتھ منسلک ہیں وہ کچھ دنوں سے ناسازی طبع کی وجہ سے نہیں آ رہے۔ ایک اور پروفیسر اوکایاما ان کی جگہ کام کر رہے ہیں۔

پروگرام میں مکرم خالد رشید بٹ صاحب کی آواز سنائی گئی جو بڑی اونچی آواز میں گرم جوشی سے پکار رہے تھے کہ'

• آیئے گرم چائے کھانا اور روٹی لے لیں۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ یہ آواز بہت دلچسپ تھی میرا فوری تبصرہ یہ ہے کہ جس طرح چائے اور کھانا گرم ہے۔ اس طرح بلانے کی آواز میں بھی گرمجوشی ہے۔ یہ آواز سن کر بڑی تعداد میں لوگ آئے ہوں گے۔

آخر میں مکرم راشد صاحب نے جاپانی زبان کے چند الفاظ بتائے۔ اگر کسی کا حال پوچھنا ہو تو کہتے ہیں۔

او گینکی دس کا

وہ جواب میں کہے گا کہ جی ہاں! میں ٹھیک ہوں۔

ہائی گینکی دس۔

تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب ——— مولانا عبدالباسط شاہد

میری یادیں

مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب ان خوش نصیب افراد میں سے ہیں جنہیں بڑے اخلاص اور لگن کے ساتھ ایک لمبا عرصہ جو نصف صدی سے بھی زیادہ بنتا ہے سلسلہ کی اہم خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس لمبے عرصہ میں آپ کی خوش بختی نے آپ کے لئے یہ مواقع بہم پہنچائے کہ آپ کو حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد۔ حضرت صاجزادہ مرزا شریف احمد۔ حضرت صاجزادہ مرزا ناصر احمد۔ حضرت مولٰنا شیر علی۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ جیسی عظیم ہستیوں کے ساتھ کام کرنے اور ان سے فیض اٹھانے کے زریں مواقع حاصل ہوئے۔

مکرم ملک صاحب نے اپنے بعض احباب واعزہ کے اصرار پر اپنی خوشگوار یادیں "میری یادیں" کے عنوان سے مرتب کی ہیں۔ اس کتابچہ میں مذکورہ بالا نابغہ روزگار ہستیوں کے حسنِ اخلاق اور حسنِ سلوک کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ کتاب میں مندرج تمام واقعات ایک سے ایک بڑھ کر دلچسپ بھی ہیں اور ایمان افروز بھی۔ جن میں سے کسی ایک یا دو کا انتخاب بہت مشکل ہے۔

"بیت فضل" فیصل آباد کے افتتاح کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے محترم ملک صاحب تحریر کرتے ہیں۔

۱۹۳۴ء میں فیصل آباد "البیت الاحمدیہ" کی افتتاحی تقریب تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اس بابرکت تقریب کے موقع پر تشریف لا رہے تھے۔ قادیان سے معلمین کلاس کے طلبہ اس موقع پر ایک ہفتہ قبل فیصل آباد بھجوا دیئے گئے تھے تاکہ اردگرد کی احمدی جماعتوں کو اس تقریب میں زیادہ سے زیادہ شمولیت کی تحریک کی جائے۔ خاکسار بھی ان طلبہ میں شامل تھا۔ دن بھر اردگرد کی جماعتوں میں دورہ کرکے ہم سب مغرب کے وقت "البیت" میں جمع ہو جاتے اور رات گئے تک دینی اور روحانی مجلس قائم ہوتی۔ جماعت کے دیگر احباب بھی اس میں شامل ہوتے چونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تشریف آوری کا پروگرام تھا اس لئے احباب جماعت میں بڑا جوش و خروش تھا۔ اور تمام احباب انتظامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے۔

تاریخ مقررہ پر حضرت امام جماعت الثانی نے قادیان سے تشریف لاکر بڑی رقت آمیز اور پُرسوز دعاؤں کے ساتھ۔ افتتاح فرمایا۔ جس دن امام جماعت احمدیہ کا علی الصبح واپسی کا پروگرام تھا۔ رات عشاء کے وقت محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب........ میرے پاس تشریف لائے آپ ان دنوں جڑانوالہ میں شفاخانہ حیوانات کے انچارج ڈاکٹر تھے اور چند دنوں سے ہسپتال کے بعد روزانہ البیت کی افتتاحی تقریب کی وجہ سے فیصل آباد آجاتے تھے۔ جڑانوالہ سے فیصل آباد قریباً بیس میل کا فاصلہ ہے۔ آپ نے کہا کہ حضرت صاحب کل فجر کی نماز کے بعد قادیان واپس تشریف لے جارہے ہیں (آپ) کی خدمت میں یہ درخواست کرنی ہے کہ راستہ میں پندرہ منٹ جڑانوالہ قیام فرما کر چائے کی دعوت قبول فرمائیں۔ یہ درخواست کرنے کے لئے آپ بھی میرے ہمراہ چلیں........ حضرت صاحب نے فرمایا دیر ہو جائے گی اور میرا تجربہ ہے کہ یہ پندرہ منٹ کئی گنا زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے یقین دلایا کہ وقت کی پابندی کریں گے۔ بہرحال حضرت صاحب نے اس کی منظوری عطا فرمائی جس پر ڈاکٹر صاحب کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب نے میرے متعلق بھی عرض کی کہ........ میرے ساتھ ملک عبداللہ صاحب کو بھی جڑانوالہ جانے کی اجازت عطا فرماویں حضرت صاحب نے اسے بھی منظور فرما لیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اسی وقت ایک گاڑی کا انتظام کیا اور ہم جڑانوالہ پہنچ گئے۔........

تیزی سے انتظامات شروع کردیئے دو تین گھنٹوں میں قریباً یکصد آدمیوں کو چائے پلانے کا انتظام مکمل ہو گیا۔ شفاخانہ کے وسیع صحن میں خوبصورت شامیانہ اور قناتیں لگ گئیں۔ اس انتظام کے ساتھ محترم ڈاکٹر صاحب نے شہر کے متعدد معززین کو بھی مدعو کر لیا۔ اگرچہ علی الصبح کا وقت تھا لیکن کئی غیراز جماعت احباب حضرت امام جماعت احمدیہ کی ملاقات کے شوق میں دعوت میں تشریف لے آئے۔ جماعت کے احمدی دوست اپنے آقا کی آمد کی خوشی میں ساری رات وہاں موجود رہے اور انتظامات میں مدد کرتے رہے۔ فجر کی نماز کے تھوڑی دیر بعد حضرت صاحب اپنے مصاحبین کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ حضرت صاحب نے اتنا بڑا انتظام دیکھ کر تعجب اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے تو اپنا پندرہ منٹ کا وعدہ پورا کر دکھایا مگر دعوت میں موجود غیراز جماعت معززین کے شوق کو دیکھ کر حضرت صاحب نے یہ ملاقات اور گفتگو نصف گھنٹہ تک جاری رکھی ازاں بعد دعا کی گئی اور حضرت صاحب احباب کی دلی دعاؤں کے ساتھ وہاں سے رخصت ہوئے۔ اس واقعہ کو یہاں پیش کرنے کا ایک یہ مقصد بھی ہے کہ اس کے پس منظر میں ایک اور بہت ہی ایمان افروز مثال ملتی ہے جو درج ذیل ہے۔

جڑانوالہ کے احباب کو جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت صاحب لائل پور (فیصل آباد) تشریف لا رہے ہیں تو ہر احمدی اس سفر کی تیاری کرنے لگا۔ جڑانوالہ کی ایک ضعیف و بیمار معمر خاتون نے اپنے بیٹے کو بالحاح و اصرار کہا کہ مجھے بھی اس مبارک سفر پر ساتھ لے جاؤ میں بھی حضرت صاحب کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو روشن کرنا چاہتی ہوں۔ مگر کسی مجبوری اور مشکل کی وجہ سے اس بزرگ خاتون کا بیٹا اپنی مادر محترم کی اس خواہش کو پورا نہ کرسکا اور باوجود والدہ کے اصرار بلکہ منت سماجت کے وہ انکار پر ہی قائم رہا۔ جب اپنی والدہ کو پیچھے چھوڑ کر سفر پر جانے لگا تو اس خاتون نے بڑے مان اور اعتماد سے کہا کہ بیٹا تم تو مجھے پیچھے چھوڑے جارہے ہو مگر میں نے سجدہ میں سر رکھ دینا ہے اور اس وقت تک سجدہ سے سر نہیں اٹھانا جب تک میرا خدا میرے آقا کو یہاں جڑانوالہ لانے اور مجھے زیارت کرانے کا وعدہ نہیں کرلیتا۔ اس متوکل اور پر اعتماد خاتون کی خواہش کس طرح پوری ہوئی اور اللہ تعالٰی نے کس طرح اس کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے غیر معمولی حالات میں حضرت صاحب کو جڑانوالہ جانے پر آمادہ فرمایا اور اس خاتون کے جذبہ اور خواہش کا علم ہونے پر اس کے گھر جاکر اس کی خواہش کو پورا کرنے کا انعام فرمایا اس کی تفصیل اور پسِ منظر محترم ملک صاحب کی یادوں میں مذکور ہے۔

محترم ملک صاحب نے مربی سلسلہ۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل۔ ایڈیٹر مصباح۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی سعادت پائی۔ آپ متعدد مفید کتب کے مصنف بھی ہیں ان کی زیرِ نظر کتاب میں جو بہت اچھے کاغذ پر طبع ہوئی ہے اگر کوئی کمی نظر آتی ہے تو وہ یہ ہے کہ واقعات بہت مختصر اور کتاب بہت چھوٹی ہے محترم ملک صاحب کے پاس یقیناً ایسی یادوں کا ایک بڑا خزانہ موجود ہے۔

عبدالحلیم سحر۔ ایم اے معاشیات

مہنگائی - ایک اہم مسئلہ

یہ عجیب بات ہے کہ ہر طرف 'اخباروں میں' گھروں میں بازاروں میں مہنگائی کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ لیکن اس کے باوجود دوکانوں اور بازاروں میں بے پناہ رش ہے۔ ہر چیز مثلاً گوشت 'چینی' گھی' جیولری اور دوسری اشیاء کی طلب اس کی رسد سے زیادہ ہے یہ معاشیات کا اصول ہے کہ جب کسی شے کی طلب زیادہ ہوگی اور رسد کم ہو گی تو قیمت لازمی زیادہ ہوگی۔

مہنگائی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہم اپنی ضروریات اور استطاعت سے زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ مہنگائی کا سب سے زیادہ شکار متوسط طبقہ ہے اور یہ بات حیران کن ہے کہ مہنگائی میں اضافہ کا ذمہ دار بھی کافی حد تک یہی طبقہ ہے۔ متوسط طبقے کا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ غریبوں میں اس کا شمار نہیں ہوتا اور امیروں میں وہ شامل ہونے کی کوشش کرتا ہے اسی وجہ سے یہ بہت سی مشکلات کا شکار ہے۔ غریب بیچارے کے پاس اگر کچھ بھی نہ ہو تو وہ روکھی سوکھی کھا کر سو جاتا ہے۔ امیر آدمی کے لئے تو کوئی مسئلہ نہیں۔ اصل مشکل تو درمیانے طبقے کو ہے۔ ان کی آمدنی محدود ہے اور اخراجات زیادہ ہیں۔ ایک تو یہ مشکل میں گرفتار ہیں دوسرا مہنگائی کا سبب بن رہا ہے۔ ہمارے معاشرے میں اسراف اور نمود ونمائش بڑھ چکی ہے جس کی وجہ سے معاشرہ بے اطمینانی کا شکار ہے۔

ہمارے ہاں بچت کی شرح بہت کم ہے۔ جہاں بچتیں زیادہ ہوں وہاں سرمایہ کاری کی شرح بھی بلند ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ملکی پیداوار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں اس کے برعکس ہے۔ کچھ سال قبل بچتوں کی شرح مجموعی قومی پیداوار کا ۱۱ فیصد تھی جو اب کم ہو کر صرف ۹ فیصد رہ گئی ہے۔ حالانکہ جن ممالک کی آمدنیاں کم ہیں وہاں یہ اوسط ۱۹ فیصد ہے اور جن ممالک میں آمدنیاں زیادہ ہیں وہاں بچتوں کی شرح ۲۶ سے ۲۸ فیصد ہے۔

مہنگائی دور کرنے اور معیشت کو مستحکم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں کو بچتوں کی طرف مائل کیا جائے تاکہ اوسط بچتوں میں اضافہ ہو اور سرمایہ کاری کا رجحان بڑھے۔ اشیاء کی پیداوار میں اضافہ ہو اس طرح رسد بڑھے گی تو قیمتیں خود بخود اعتدال کی سطح پر آجائیں گی اور مہنگائی کسی حد تک کم ہوگی۔

ہمارے ہاں یہ رجحان بہت زیادہ ہے کہ ہم وسائل کی کمی کے باوجود فضول خرچی بہت کرتے ہیں۔ اس کی اصل وجہ نمود ونمائش ہے بہت سا روپیہ اپنے آرام اور سکون کے لئے خرچ کرنے کی بجائے ہم دوسروں کو مرعوب کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس فضول خرچی اور مہنگائی کا علاج کرنے کے لئے اگر درج ذیل باتوں پر عمل کیا جائے تو کافی حد تک بات بن سکتی ہے۔

پہلا کام یہ کریں کہ اپنی آمدنی اور خرچ (روز مرہ کے اخراجات) کا گوشوار بنائیں۔ بظاہر یہ کام کسی قدر مشکل نظر آتا ہے لیکن اس کی افادیت بہت زیادہ ہے۔ آج بھی بہت سی سگھڑ خواتین روزمرہ کے اخراجات کا باقاعدہ حساب رکھتی ہیں۔ آپ کا تعلق کسی بھی طبقے سے ہے حساب تو لگائیے کہ آپ کی آمدنی کتنی ہے اور آپ کا خرچ کیا ہے۔ مثلاً اگر آپ کے پاس گاڑی ہے یا موٹر سائیکل ہے تو حساب لگائیں کہ پٹرول وغیرہ پر کتنا صرف ہوتا ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء 'گیس' پانی' فون' بجلی کے بل۔ بچوں کی فیس 'کتابوں کا خرچ' کپڑوں کا خرچ' بیماری' مہمانداری وغیرہ کے کیا اوسط اخراجات ہیں۔ کچھ دن آپ کو دقت تو ہو گی لیکن جب آپ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم سید مبشرات احمد صاحب اوٹوا- کینیڈا سے لکھتے ہیں-

میں الفضل کا دہلی اور پھر لاہور عرصہ قیام پاکستان مستقل قاری رہا ہوں اور اس زمانے سے الفضل پڑھ رہا ہوں جب کہ مکرم قاضی ظہور الدین اکمل صاحب پھر مکرم غلام نبی صاحب اور پھر جناب روشن دین تنویر صاحب پھر مکرم و محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی حال جرمنی کی ادارت میں شائع ہوتا رہا اور اس کے بعد میں پاکستان سے ۱۹۸۸ء میں نقل مکانی کر آیا جرمنی کے بعد اب کینیڈا ہوں- رسالہ تحریک جدید کے بعد اور اس کے علاوہ دیگر ذمہ داریاں دفتر تحریک جدید کی کامیابی سے نباہنے کے بعد آپ نے موقع کی ضرورت کے مطابق الفضل کو ایک نئے ڈھنگ سے ترتیب دیا ہے اور اس کے مضامین کا Setup بدل دیا ہے تاکہ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق کسی قسم کی پکڑ اس اخبار پر نہ آئے پھر بھی جو کچھ ہو رہا ہے عرصہ چھ سال سے تو میں کینیڈا میں اخبار الفضل روزنامہ پڑھ کر تمام حالات سے آگاہ ہوں اور خصوصا جو کچھ آپ اور احمدی مجاہدین ظلم کے ساتھ ہوا اور الفضل کے سالنامہ نمبر ۱۹۹۴ء میں آپ نے منہ بولتی تصویریں شائع کر کے سب کچھ قارئین کو دکھا دیا ہے چار دانگ عالم میں الفضل پڑھا جاتا ہے جو اس اخبار کے سواجسے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ۱۹۱۳ء میں نکالا یہ عزت کسی اخبار کو حاصل نہیں کہ وہ ایک طرف جاپان میں تو دوسری طرف ریاستہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا میں ایک طرف انڈونیشیا کے انتہائی دور جزائر سے مراکش کے ساحل بحر اوقیانوس تک پڑھا جاتا ہے تو پھر جنوبی افریقہ کی نو آزاد ریاست سے لے کر انگلستان کے انتہائی دور علاقے گلاسکو میں پڑھا جاتا ہے اور اسی میں سکنڈے نیوین ممالک بمع جرمنی فرانس وغیرہ شامل ہیں-

مخدومی گرامی آپ سچ مچ اسم بامسمّٰی ہیں اور اللہ میاں کی تلوار ہیں لیکن یہ اللہ میاں کی تلوار کاٹتی نہیں ہے بلکہ قلم کے زور سے دلائل و براہان قاطعہ پیش کر کے مخالفین کا منہ بند کر دیتی ہے-

حضرت سلطان القلم و سلطان البیان نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

"خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو ایک عالم دکھاتی ہے"

درمیان کے چار مصرعے نصرت الٰہی جان کے چھوڑ دیئے کہ کوئی بندش خدانخواستہ نہ آئے آخر کے دو مصرعے بھی صورت حال موجودہ کے مطابق ہی ہیں-

"غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے"

اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے خاص لطف و کرم کے ساتھ الفضل کی کشتی کو اپنے ہاتھ سے چلا رہا ہے اور آپ جیسا مرد مجاہد و قلم الفضل کو اس پُر خطر دور میں عطا فرما دیا ہے کہ آپ پیرانہ سالی اور بیماریوں اور انتہائی مشکلات کے عالم میں روز بروز اچھی صورت اور مضامین منتخبہ کی صورت میں الفضل کو ایسا جماعت کی تربیت کا اخبار بنانے ہوئے چلے آ رہے ہیں کہ بے ساختہ آپ کے لئے دعا دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہے کہ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ-

سیفی صاحب آپ کو امام جماعت کی خوشنودیاں اتنی مل رہی ہیں کہ قابل گنتی نہیں ہیں کچھ تو آپ حضرت صاحب کے خطوط کے ساتھ جو آپ کی سعی حسنہ کے متعلق وہ فرماتے ہیں شائع کر دیتے ہیں اور وہ قارئین تک پہنچ جاتے ہیں اور کچھ زیر لب رہ جاتے ہیں جن کو وہ یا آپ یا ہمارا پروردگار مولا بنظر ستائش دیکھتا ہے اور آپ کے لئے مغفرت کے اتھاہ سمندر بنائے جا رہا ہے-

آپ ایک کامیاب رئیس المربیین کے طور پر ایک لمبا عرصہ افریقہ میں رہے ہیں- آپ کے اور مداحوں کے ساتھ یہ خاکسار بھی اپنے طفلی کے زمانے سے تقریباً چھ دہائیوں سے آپ سے متعارف ہے یعنی دہلی سے جب آپ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے زمانے میں حکومت ہند کی ملازمت میں تھے-

سب سے پہلے میں آپ کے ادب لطیف سے دہلی متعارف ہوا جو آپ نے دہلی کے ہفت روزہ اخبار ریاست جو ایک مشہور سکھ جرنلسٹ سردار دیوان سنگھ مفتون کی زیر ادارت نکلتا تھا میں "بد روح" کے عنوان سے اس دور کے عامل صاحبان جو جھاڑ پھونک کر لوگوں پر چڑھ جانے والے جنّ یا بد روحیں نکالتے تھے کی حقیقت کو بے نقاب کیا پھر جب خادم کی عمر کو دہلی میں پہنچا تو اپنے بزرگوں کے ذریعے (جن کا ۱۹۱۳ء سے ۱۹۷۰ء تک اخبار نویسی شغل تھا) ذاتی طور پر آپ سے جماعت کی تقاریب میں متعارف ہوا اور آپ کی تقاریر اور منظومات سننے کے مواقع حاصل ہوئے اور پھر آپ وقف کر کے قادیان تشریف لے گئے-

یہ حالات سرسری طور پر تو مکرم و محترم امام بشیر احمد خان صاحب رفیق کی کتاب سر محمد ظفر اللہ خان کے پیش لفظ میں پڑھنے کی جرمنی و کینیڈا میں سعادت حاصل ہوئی جو آپ نے تحریر فرمایا ہے لیکن مفصل اور مجمل بنظر عمیق تب موقع ملا جب لندن سے مکرم و محترم امام صاحب نے خاکسار کو یہ کتاب انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لئے ارسال کی- ترجمہ ۱۹۹۴ء میں مکمل ہو گیا ہے اور امام صاحب اس پر نظر ثانی فرما کر انگریزی میں اس عظیم انسان کو متعارف کرانے کے لئے شائع کرنے کا پروگرام رکھتے ہیں آپ نے اس پیش لفظ میں کافی کچھ لکھا ہے جس سے آپ کے افریقہ کی خدمات جو الفضل میں بصورت کاغذی پیرہن اور دوسرے مضامین کی شکل میں نہایت قیمتی مواد کے طور پر پڑھنے کو میسر آجاتا ہے اور واضح ہوتی ہیں-

مکرم و محترم سیفی صاحب قبلہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہ صرف نظم و نثر میں حضرت سلطان البیان و سلطان القلم کا حقیقی پیرو ثابت فرمایا ہے اور جن افضال اور انعامات اور زبان ساکت کر دینے والے دلائل و براہین ساطعہ سے اور دوسرے عظیم احمدی علماء کی طرح آپ کو نوازا ہے وہاں آپ کو موقع محل کے ساتھ منظوم کلام کی آمدِ خاص سے بھی نوازا ہے جن کا ایک ثبوت آپ کے اداریہ کے نیچے ابو الاقبال کے نام سے آپ کا قطعہ شائع ہوتا ہے گل و بلبل- ساقی و مینا کی شاعری سے آگے بڑھ کر آپ کا منظوم کلام حضرت بانی سلسلہ کے مدعا کے مطابق ہوتا ہے یعنی

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

دور حاضر میں جبکہ انسان عدیم الفرصت بوجہ کسب معاش اور دیگر ذمہ داریوں میں مصروف ہے موجودہ الفضل جماعت کی مکمل طور پر تربیت کر رہا ہے- پہلے صفحہ کے سب سے اوپر بائیں طرف چار پانچ لائنوں میں حضرت بانی سلسلہ کی ایسی بیش قیمت نصائح درج ہوتی ہیں کہ "دعا سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں" پھر نمبر ۲ جلی حروف میں ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ملفوظات کی دس جلدوں سے آپ نہایت محنت سے منتخب کر کے شائع فرماتے ہیں-

پھر چاروں آئمہ جماعت کی چنیدہ نصائح برائے تربیت احباب درج ہوتی ہیں مثلاً خدا کی رحمت کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں، پھر سب سے نیچے والے حصے میں بطور Ahmadiyya Slogan کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو پھر دوسرے صفحہ پر آپ کا اداریہ پھر ساتھ آپ کا یا کسی قابل قدر احمدی شاعر کا تصوف بھرا یا مذہب اور نصائح سے بھرپور کلام- پھر تیسرے صفحے پر لجنہ کالم یا افکار عالیہ یا علمی مسائل یا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہومیو پیتھی کلاس یا پھر فارسی منظوم کلام اور اس کی تشریح جو کچھ ایسی نصیحتوں پر منجانب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوتی ہے کہ گویا موتی اور جواہر سمندر سے نکال کر پیش کر دیئے گئے ہوں پھر جہاں بھی کوئی اور کسی کالم میں جگہ بچ جائے وہاں حضرت بانی سلسلہ کی نصائح جو بڑے موثر رنگ میں بیان ہوتی ہیں Fit کر دی جاتی ہیں پھر سیاست عالم پر بڑا قیمتی اور بے لاگ تبصرہ جس سے ہر پڑھنے والے کو معلوم ہو جاتا ہے کہ روس میں کیا ہو رہا ہے اسرائیل میں کیا ہو رہا ہے پھر بوسنیا اور چیچنیا کشمیر و عراق اور امریکہ میں کیا ہو رہا ہے بڑا ہی قیمتی مواد ہر فرد جماعت کو عالمی حالات سے باخبر کرنے کے لئے درج کیا جاتا ہے کہیں آنکھوں کی ٹھنڈک اور نور فطرت اور نسیم سیفی کے نام سے تو کہیں ن- س کے نام سے کہیں ابو الاقبال کے نام سے کہیں ابن العطاء کے نام سے غرض آپ نے مختلف چولے پہنے ہوئے ہیں کچھ لوگ الفضل کو سیفی نامہ جو کہتے ہیں وہ اس وجہ سے کہتے ہیں لیکن جب مضامین پر اغیار کی اس طرح پکڑ دھکڑ ہو تو مدیر اخبار بہتر جانتا ہے کہ کیا شائع کیا جائے کہ کوئی ناکردہ آفت نازل نہ کر دی جائے-

صفحہ آخر پر جو حکومت اور حزب اختلاف کے درمیان دنگل جاری ہے اور جو فساد ہو رہے ہیں اور کس وجہ سے ہو رہے ہیں کہ امن پسند لوگوں کو اپنے گھروں سے بے گھر کر کے نکالا گیا وہ بڑی حقائق کی تصویر کی حیثیت میں خبروں کا خلاصہ شائع ہوتا ہے اور لمبے لمبے روزنامے جو پاکستان سے بذریعہ ہوائی جہاز آتے ہیں وہاں پانچ روپے کے تو یہاں پانچ ڈالر کا پرچہ ملتا ہے الفضل کم خرچ و بالا نشین ثابت ہوتا ہے پھر تاریخی جغرافیائی، سائنس و حکمت پر مشتمل بیش قیمت مضامین احمدی جو دینی و دنیاوی علوم سے بہرہ ور ہیں کے لکھے ہوئے مل جاتے ہیں- اخبارات ڈان یا فرنٹیئر پوسٹ یا دوسرے اخبارات کیا کہتے ہیں من و عن Extract بغیر تبصرے کے پیش کر دینا کہ قارئین خود پڑھ کر نتیجہ اخذ کر لیں اور آواز خلق کو نقارہ خدا سمجھ لیں حقیقت میں سیفی صاحب قبلہ آپ فی زمانہ اس قلمی جہاد میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں جس کے لئے آپ کی خدمت میں جتنی بھی مبارک باد پیش کی جائے وہ کم ہے آخر میں میری دعا دل کی گہرائیوں سے آپ کے لئے یہ نکلتی ہے کہ اے خدائے ذوالجلال والمجد تو سیفی صاحب جیسی ہستیوں کو بہت لمبی اور کام کرنے والی پر مسرت زندگی عطا فرما تاکہ وہ لوگوں کے لئے اسی طرح نافع الناس وجود بنے رہیں اور وہ قلمی جہاد جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ شروع فرما گئے ہیں یہ قلم کے دھنی حضرات اپنے رشحات قلم سے لوگوں کے لئے ان کی روحانی و علمی و ادبی پیاس بجھانے کے لئے کافی و شافی ثابت ہوں-

○ (واقفین نو کو) اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا، ناصرات سے وابستہ کرنا، خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے-
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

بوسنیا میں جنگ کی شدت

اگرچہ بوسنیا میں امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر کے دورہ کے بعد سربوں کی خواہش پر چار ماہ کے لئے جنگ بندی کی گئی تھی جس کی مدت مئی میں ختم ہونا تھی اور خیال تھا کہ اس وقت تک یا تو بوسنیا کے مسئلے کا کوئی حل تلاش کر لیا جائے گا اور یا پھر جنگ بندی کی اس مدت میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

لیکن یہ جنگ بندی اپنی مدت سے ایک ماہ قبل ہی پوری طرح ٹوٹ گئی ہے اور بوسنیا کی سرزمین ایک بار پھر جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آگئی ہے۔ لیکن اس دفعہ اس جنگ میں خوشی اور اطمینان کی خبر یہ ہے کہ مظلوم بوسنیائی مسلمانوں کا پلہ بھاری ہے اور انہوں نے سربوں سے اپنے بعض علاقے واپس لے لئے ہیں۔ اگرچہ سربوں نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ انہوں نے یہ علاقے واپس لے لئے ہیں تاہم سربوں کے اس دعویٰ کی ابھی تک کوئی تصدیق نہیں ہو سکی۔

سربوں کی پوزیشن کی کمزوری کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اب انہوں نے حالیہ جنگ بند کرانے کے لئے امریکہ روس فرانس اور برطانیہ سے مسلمانوں کے حملے بند کرانے کی درخواست کر دی ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ قبل اس کے کہ جنگ پوری طرح پھیل جائے یہ ممالک اپنا اثر رسوخ استعمال کرکے جنگ کو رکوا دیں۔

سربوں کو شاید یہ یاد نہیں رہا کہ یہ وہی پانچ رکنی رابطہ گروپ کے رکن ممالک ہیں جن کی طرف سے پیش کردہ امن منصوبے کو سربوں نے بڑی حقارت سے مسترد کر دیا تھا۔ اور ان ممالک کی طرف سے بار بار کے اصرار اور گفتگوؤں کے باوجود انہوں نے یہ امن منصوبہ قبول کرنے سے مسلسل انکار کیا ہوا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جنگ کا دائرہ وسیع ہونے کے ساتھ ساتھ سرب لیڈروں نے اب عام لام بندی کا حکم دے دیا ہے۔

مسلمان فوج نے شمال اور وسطی بوسنیا میں زبردست حملے کئے۔ یاد رہے کہ گزشتہ نومبر میں بھی اسی قسم کی صورت حال پیدا ہو جانے کے بعد سربوں نے اپنے علاقے میں عام لام بندی کا حکم دے دیا تھا لیکن چار ماہ کی جنگ بندی کے باعث اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا تھا۔

طالبان کی سرکاری فوجوں سے جنگ

افغانستان کی بڑی عسکری طاقت طالبان اور صدر برہان الدین ربانی کی فوجوں کے درمیان گھمسان کی جنگ کی اطلاعات ملی ہیں۔ یہ جنگ دونوں اطراف سے ایک دوسرے پر گولہ باری کی شکل میں ہوئی۔ گولہ باری میں صدر ربانی کی فوجوں کا پلہ بھاری رہا۔ تاہم طالبان کی گولہ باری سے روس کے قبضے کے وقت کے ایک اسلحہ ڈپو میں آگ لگ گئی۔ اور اسلحہ کی بھاری مقدار اپنی ہی آگ میں جل کر خاکستر ہو گئی۔ طالبان کے کمانڈر نے کہا ہے کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ صدر ربانی کی فوج ہتھیار ڈال دے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک صدر کی افواج اسلحہ نہیں ڈال دیتیں اس وقت تک ہم اپنی پوزیشنوں سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ انہوں نے کابل پر حملے کا ارادہ ترک کر دیا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ ایسے حملے کی صورت میں کابل کے شہریوں کا جانی و مالی نقصان ہونے کا خطرہ ہے۔

طالبان کے اس عذر کو تو کوئی تسلیم نہیں کرے گا۔ اور صاف نظر آ رہا ہے کہ طالبان کا کابل پر قبضہ کرنے کا خواب منتشر ہو چکا ہے۔

امریکی سفارت کاروں کو سزا

امریکہ کے صدر کی رہائش گاہ وائٹ ہاؤس نے بتایا ہے کہ وہ عراق میں قید دو امریکی سفارت کاروں کی رہائی کے لئے زبردست سفارتی جدوجہد کر رہا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے ذرائع نے بتایا کہ یہ دو امریکی سفارت کار ایک نادانستہ غلطی کے نتیجے میں گرفتار ہو گئے تھے۔ عراق کو چاہئے کہ ان کو رہا کر دے۔ ان کی رہائی کا عراق پر عائد اقوام متحدہ کی اقتصادی پابندیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رہے کہ ان دو امریکی سفارت کاروں کو عراق نے اس وقت گرفتار کر لیا تھا جب وہ غیر قانونی طور پر کویت سے عراق میں داخل ہو رہے تھے۔ ان کے پاس ضروری کاغذات موجود نہیں تھے۔ عراق کی ایک عدالت نے ان امریکیوں کو ۸ سال قید سخت کی سزا سنائی ہے۔

ادھر ری پبلکن لیڈروں نے اپنی حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ اگر عراق ان قیدیوں کو رہا نہیں کرتا تو امریکہ عراق کے خلاف فوجی کارروائی پر غور کرے۔

دوسری طرف عراق نے ہر سال چار ارب ڈالر کا تیل فروخت کرنے کی اجازت دیئے جانے کی تجویز کو مسترد کر چکا ہے۔ عراق نے کہا ہے کہ یہ اقوام متحدہ کی پابندیوں کو طول دینے کی چال ہے۔ کیونکہ اس کے بعد یہ بات باسانی کہی جا سکے گی کہ اب عراق کا گزارا ہو رہا ہے۔ اس سے زیادہ رقم کی اسے ضرورت نہیں ہے۔ عراقی حکومت نے کہا کہ جب اقوام متحدہ یہ تسلیم کر چکی ہے کہ اب عراق ممنوعہ ہتھیاروں کی تیاری کے قابل نہیں رہا تو پھر پابندیوں کا جاری رکھنا بلا جواز ہے۔ یاد رہے کہ اقوام متحدہ کے انسپکٹروں نے عراق کے چپے چپے کا دورہ کرکے عراق کی اسلحہ کی تیاری کی ساری صنعت تباہ کرا دی ہے۔ اور عراق نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

اقوام متحدہ کے اہلکار دس اپریل کو اپنی رپورٹ پیش کریں گے جس میں عراق پر نگرانی کا نظام مکمل ہونے کی رپورٹ پیش کی جائے گی۔

☆○☆

الجزائر میں زبردست فوجی کارروائی

تین سال سے الجزائر میں مذہبی انتہا پسندوں کے خلاف حکومت کی کارروائی جاری ہے۔ الجزائر کے ایک اخبار نے تازہ خبر یہ دی ہے کہ الجزائر کی فوج کے زبردست حملے کے نتیجے میں عسکریت پسندوں کے ایک مرکز میں ۶۰۰۔ افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ یہ فوجی آپریشن ایک ہفتہ جاری رہا۔ فوج نے مخبری ہونے پر عسکریت پسندوں کی ایک خفیہ کانفرنس پر ہلہ بول دیا اور اس جگہ پر قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ گزشتہ تین سال میں یہ فوج کی سب سے بڑی کارروائی ہے۔ اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد کے بارے میں مختلف متضاد اطلاعات آ رہی ہیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ فوج نے دارالحکومت الجزیرہ کے مغرب میں عین ڈیفلا کے علاقے میں مسلح اسلامی تنظیم کی خفیہ کانفرنس پر اچانک حملہ کر دیا۔ الوطن اخبار نے لکھا ہے کہ فوج نے عسکریت پسندوں کے ایک قافلے پر حملہ کرکے سینکڑوں افراد کو ہلاک کر دیا۔

ایک اندازے کے مطابق گذشتہ تین سال کے عرصے میں الجزائر میں ۳۰ ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

Moral Guide for Students کا ترجمہ بالاقساط طلباء کیلئے شائع کیا جا رہا ہے

طلباء کے لئے اخلاقی گائیڈ

SACRIFICE

قربانی

قربانی کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن یہ بات اس قدر ضروری ہے کہ اس کے بغیر کوئی قوم یا فرد ترقی نہیں کر سکتا۔ جو تعلیم آپ کے والدین آپ کو دلوا رہے ہیں اور جس پر وہ بے شمار رقوم خرچ کر رہے ہیں وہ آپ کے لئے حاصل کرنا ممکن نہیں ہو سکتی اگر وہ قربانی دینے سے انکار کر دیں۔ اور تعلیم کا سلسلہ شروع ہونے سے پہلے والی ہماری زندگی کی طرف کیوں نہ دیکھا جائے۔ ایک ماں اپنے بچہ کو پروان چڑھانے کے لئے کونسی قربانی نہیں دیتی۔ وہ تو اپنے بچہ کے آرام و سکون کے سلسلے میں تقریباً اپنی زندگی ہی قربان کر دیتی ہے۔

وہ راتیں جاگ کر گزارتی ہے۔ وہ اس گیلی جگہ پر لیٹتی ہے۔ جو اس کے بچہ نے گیلی کی ہوتی ہے۔ لیکن وہ اس کی کوئی شکایت نہیں کرتی۔ وہ اپنے بچہ کو کھلائے بغیر خود نہیں کھاتی۔ بچہ بڑا ہوتا ہے تو اس کی ضروریات بھی بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اپنے بچے کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ماں جو کچھ کر سکتی ہے کرتی ہے۔ یہ کتنی عظیم قربانی ہے۔ اس عظیم قربانی کے بغیر بچہ کبھی پروان نہیں چڑھ سکتا۔

پودوں اور درختوں کی ہی مثال کو لے لیجئے۔ بیج کو زمین دبا دیا جاتا ہے اور وہ وہاں سے اپنی زندگی کی قربانی دیتا ہے تاکہ پودا بڑھ سکے۔ بیج درحقیقت اپنی پوری ہستی کی قربانی دیتا ہے تو وہ پودا پیدا ہوتا ہے جو انسانی زندگی کے لئے اس قدر ضروری ہوتا ہے۔

اگر آپ اپنے اردگرد ہی دیکھیں تو آپ کو علم ہوگا کہ ہر کسی کو کسی نہ کسی مقصد حاصل کرنے کے لئے کسی قسم کی قربانی دینی ہوتی ہے۔ آپ کو بھی مصمم ارادہ کر لینا چاہئے کہ آپ بھی ضرورت پڑنے پر ایسا ہی کریں گے۔ آپ کو اپنے لئے 'اپنے عزیزوں کے لئے 'اپنے ملک کے لئے اور آخر کار تمام بنی نوع انسان کے لئے قربانیاں کرنی ہوں گی۔ آپ کو ابھی سے اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کرنا چاہئے۔

آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی قربانیوں کا ثمر حاصل کرنے میں یا اس کا پھل کھانے کے لئے وقت درکار ہوگا۔ اس لئے بے صبری کا مظاہرہ مت کریں۔

قربانیاں کرتے چلے جایئے اور یقین رکھئے کہ یہ کبھی ضائع نہیں جائیں گی۔ ان کو بہت میٹھے پھل لگیں گے۔ اگر آپ اپنی قوم کے لئے قربانیاں دیں گے تو آپ کا نام ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اور آپ کی عزت کی جائے گی۔ اور آپ نے جو قربانی کی ہو گی اس کا اس سے بڑا انعام اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس وقت آپ چاہیں گے کہ آپ بار بار ایسی قربانیاں پیش کر سکیں۔ اس لئے قربانی کرنے سے بھی مت ہچکچایئے۔

YOUR NATION

آپ کی قوم

کیا آپ اپنی قوم اور اپنے ملک پر فخر کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ آپ کا ملک آپ کی جائے پیدائش ہے۔ اور آپ کی قوم اصل اور صحیح (Company) جماعت ہے جو آپ کو خدا نے عطا کی ہے۔ آپ کو ان دونوں سے محبت کرنی چاہئے۔ اور آپ کو ان پر فخر بھی کرنا چاہئے۔ آپ دنیا میں جہاں کہیں بھی جائیں جب بھی آپ اپنے ملک کے ایک ساتھی کو وہاں ملتے ہیں تو آپ اتنی خوش محسوس کرتے ہیں۔ کہ آپ اس کو لفظوں میں ادا کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ یہ بات ایک قدرتی امر ہے۔ یہ جبلت Instinct آپ کو خدا کی طرف سے عطا کی گئی ہے اور آپ کو اس طبعی بات کی عزت کرنی چاہئے اور اپنی قوم پر فخر محسوس کرنا چاہئے۔ کبھی لوگ اپنے ملک کے برے لوگوں کی بد تہذیبی اور بد تمیزی کی وجہ سے اپنے ملک اور اپنی قوم کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ طرز عمل بہت برا ہے اور اس کی مذمت کی جانی چاہئے۔ ہر قوم میں اچھے لوگ ہوتے ہیں اور کچھ برے لوگ بھی۔ اس لئے چونکہ آپ کچھ لوگوں کو برا جانتے ہیں اپنی قوم کی مذمت کرنا نہ شروع کر دیں۔ ہر قوم میں اس قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔

آپ کو صرف یہ کرنا چاہئے کہ آپ اپنی قوم کی خدمت کا پکا ارادہ کر لیں۔ آپ ناخواندہ افراد کو پڑھنا لکھنا سکھائیں۔ آپ کو ہر ایک کو یہ بتانا چاہئے کہ وہ صاف ستھرے رہیں اور اپنے گھروں اور اپنی گلیوں کو بھی صاف رکھیں۔ آپ ان کو صاف رہنے کی ترغیب دیں۔ آپ ان کو سچ بولنے اور قابل اعتبار بننے کی تعلیم دیں۔ آپ کو اپنے آپ کو ان باتوں میں مثالی بنانا چاہئے تاکہ لوگ آپ کی مثال سے فائدہ اٹھائیں۔

آپ کو مصمم ارادہ کر لینا چاہئے کہ جب آپ اپنی پڑھائی مکمل کر لیں گے تو قوم کی خدمت کریں گے۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو صرف روپیہ کمانے کے پیچھے ہی لگے رہتے ہیں۔ آپ کے پاس شائد ان سے کم دولت ہو لیکن آپ کے پاس جو تسکین ہو گی اور جس کا آپ لطف اٹھا رہے ہوں گے وہ ان کو حاصل نہ ہو گی۔ ایک عرصہ گذرنے کے بعد ان کو اپنی دولت کی حرص پر افسوس کرنا پڑے لیکن آپ نے اپنی قوم کی جو خدمت کی ہو گی اس سلسلے میں آپ کو افسوس کرنے کی کوئی وجہ کبھی پیدا نہ ہو گی۔

یہ بھی یاد رکھئے اگر آپ بطور ایک ڈاکٹر انجنیئر' پولیس مین' فوجی' کلرک یا ٹیچر کے اپنی قوم کی خدمت بجا لائیں گے تو ہر کوئی آپ کی عزت کرے گا۔ آپ اپنے لوگوں کے محبوب ہیرو ہوں گے۔

بقیہ صفحہ ۴

عادی ہو جائیں گے تو آپ کو اس کے فائدے نظر آئیں گے۔ آپ اپنی آمدنی کو اخراجات کے حساب سے Adjust کر لیں گے مہنگائی پر قابو پانے کے لئے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ آپ بلا ضرورت چیزیں نہ خریدیں۔ مثلاً آپ اگر بازار چینی خریدنے گئے ہیں تو وہاں آپ کو اچار یا جیم کی نئی نئی بوتلیں نظر آتی ہیں تو ان کو مت خریدیں بلکہ صرف ضرورت کی چیز مناسب مقدار میں خرید لیں اور گھر آ جائیں۔

ہمیں غیر ملکی اشیاء سے متاثر ہونا چھوڑنا پڑے گا۔ ہم ان اشیاء کی بے تحاشا خریداری کرتے ہیں خواہ ان کی قیمتیں کتنی بھی زیادہ ہوں۔ ہمیں ملکی اشیاء اور مصنوعات کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے ہماری اکثر اشیاء اپنی کوالٹی میں بہت عمدہ ہیں۔

مہنگائی میں روز بروز اضافہ کی ایک وجہ نمود و نمائش ہے۔ یہ ہمارے معاشرے کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ ہم اپنی ضروریات اور استطاعت کو مد نظر رکھنے کی بجائے دوسروں کی نقل کرتے ہیں۔ اس طرح ہمارا گھریلو بجٹ بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ دوسروں کی تنقید یا رائے کی پرواہ مت کریں۔ چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیں بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے عہد کریں کہ اپنے وسائل میں رہ کر خرچ کرنا ہے۔ ورنہ لوگ دکھاوے کی خاطر لاکھوں روپے کے مقروض ہو جاتے ہیں۔

آپ خود مل جل کر مہنگائی پر کافی حد تک کنٹرول کر سکتے ہیں۔ آپ اچھے صارف بنیں معاشیات کا کچھ نہ کچھ مطالعہ ضرور کریں۔ اگر آپ دیکھیں کہ دوکانداروں نے کسی شے کی قیمت زیادہ کر دی ہے تو آپ اس کی خریداری میں کمی کر دیں۔ قیمت خود بخود مناسب سطح پر آ جائے گی۔ دوسرے ممالک میں ایسے صارف موجود ہیں جو مارکیٹ اکنامی کو کنٹرول کرتے ہیں جس سے قیمتیں اعتدال کی سطح پر رہتی ہیں اور ناجائز منافع کمانے والوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

آپ اپنی گھریلو ضروریات کو معقول حد میں رکھیں تو مہنگائی خود بخود کنٹرول کر لیں گے۔ طلب اور رسد کے اصول کے تحت اپنے اخراجات کو آمدنی کے مطابق کریں۔ آپ کی ضروریات بھی پوری ہوں گی اور آپ بچت بھی کر سکیں گے۔

یوٹیلی سٹورز پر مناسب قیمتوں پر اشیاء مہیا کرنے سے بھی مہنگائی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ سٹورز پر اشیاء کی رسد صارفین کی طلب کے لحاظ سے ہونی چاہئے ہر چیز مناسب مقدار اور قیمت پر ملنی چاہئے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم تعاون کریں اور اشیاء اتنی ہی خریدیں جتنی ہمیں ضرورت ہے۔ دوسرے دوکانداروں کو بھی چاہئے کہ عوام اور ملکی مفاد کو سامنے رکھیں۔ اگر Price Control کا نظام بہتر طور پر لاگو کیا جائے اور اس کا مسلسل Follow Up کیا جائے تو مثبت نتائج نکلیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آبادی میں روز بروز اضافہ سے بھی معیشت پر برے اثرات پڑ رہے ہیں۔ اگر ہم جدید ٹیکنالوجی سے سنجیدگی سے فائدہ اٹھانے کا عزم کریں تو زرعی اور صنعتی میدانوں میں انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے پناہ وسائل سے نوازا ہے اگر ان کا صحیح استعمال کیا جائے تو ملکی پیداوار میں بہت اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور ہم اکثر اشیاء میں خود کفیل ہو سکتے ہیں۔ لازمی بات ہے کہ جب ضروریات زندگی کی رسد میں اضافہ ہو گا تو ان اشیاء کی قیمتیں بھی کم ہوں گی اور مہنگائی سے بھی نجات ہو سکتی ہے۔

بہرحال ہم اعتدال سے آمدنی اور خرچ میں توازن رکھیں گے۔ نمود و نمائش سے پرہیز کریں۔ فضول خرچی پر کنٹرول کریں گے۔ ملکی مصنوعات زیادہ سے زیادہ خریدیں گے تو ملک میں خوشحالی ہو گی اور مہنگائی کے عفریت سے کافی حد تک نجات مل جائے گی۔ ان تمام اقدام کے ساتھ ساتھ اصل چیز سادہ زندگی ہے۔ اعتدال کی راہ ہے اسراف سے پرہیز ہے۔ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا ہے یہ لازوال برکتوں کا باعث ہو گا۔

☆ ☆ ☆

کوئی اور ماہر معیشت اس سلسلہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

(ادارہ)

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم رانا بدیع الزمان صاحب انسپکٹر مال آمد ابن رانا امیر حمزہ صاحب (وفات یافتہ) کی شادی ہمراہ عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب آف چک نمبر ۶۹/ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد مورخہ ۲۴۔مارچ ۱۹۹۵ء کو انجام پائی مورخہ ۲۵۔مارچ کو دار النصر غربی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس کے اختتام پر مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی نے دعا کرائی۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

"اپنی مدد آپ"

○ **ربوہ** شہر کے ایک سماجی کارکن محمد یوسف بھٹی صاحب نے اقصیٰ روڈ ربوہ پر ٹریفک کے نظام کو موثر بنانے کے لئے اور اسے ون وے کرنے کے لئے ایڈمنسٹریٹر بلدیہ ملک نعیم حیات ٹوانہ اور چیف آفیسر بلدیہ محمد فاضل صاحب سے منظوری حاصل کرنے کے بعد "اپنی مدد آپ کے تحت" اپنے ذاتی خرچہ پر اقصیٰ چوک کے "راؤنڈ اباؤٹ" سے لے کر لاری اڈہ تک روڈ کے درمیان میں ایک لائن لگا کر اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے روڈ ٹریفک نشانات لگا دئے اور اس طرح یہ روڈ ون وے بنا دیا گیا۔ محمد یوسف بھٹی صاحب نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ٹریفک قوانین کی پابندی کریں تاکہ حادثات سے بچا جا سکے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 4-اپریل 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

9-05 تلاوت۔ از محترم قاری محمد عاشق صاحب
9-12 ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۲۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (فرمودہ ۱۷۔۱۰۔۱۹۹۴)
10-14 نظم۔ از عمرانہ محمود
10-20 تاریخ کا ایک ورق از مکرم بشیر احمد خان رفیق صاحب (17-10-1994)
11-02 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (فرمودہ ۴۔۱۔۱۹۸۶)
11-53 نظم۔ اے نور ساجدہ
12-03 تلاوت۔ مکرم قاری محمد عاشق صاحب
12-13 خطبہ جمعہ کا سندھی ترجمہ۔ ترجمہ از ریاض احمد۔ ناصر ابڑو (فرمودہ ۱۱۔۲۔۱۹۹۴ء)
1-21 نظم از مکرم مقصود احمد منیب صاحب
1-31 تقریر ۱۹۸۲ء ربوہ
2-17 نظم۔ قانتہ صاحبہ
2-25 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (فرمودہ ۲۵۔۱۲۔۸۹ بمقام سوئٹزر لینڈ)
3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب Food For Sight
6-00 ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۴۷
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی محترم مولانا نسیم سیفی صاحب حصہ اول
8-00 چلڈرنز کارنر (عید شو دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
8-50 کل کے پروگرام

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم- اپریل-1995ء
رات ہلکی بارش ہوئی۔ موسم صاف ہے
درجہ حرارت کم ازکم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جرائم کا کوئی سیاسی حل نہیں ہوتا۔ صرف سیاسی مسائل کا حل سیاسی مذاکرات سے نکل سکتا ہے۔ سیاست اور مذہب کے نام پر دہشت گردی برداشت نہیں کی جائے گی۔ دہشت گردی کے ذریعہ حکومت پر قبضہ الگ صوبے کا مطالبہ اور پھر خدانخواستہ یک طرفہ اعلان آزادی دیوانوں کا خواب ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی مجرم سے سمجھوتہ نہیں کریں گے۔

○ قائد حزب اختلاف نواز شریف نے کہا ہے کہ وزیراعظم کا خطاب کسی ایس۔ ایس۔ پی کی تقریر تھی۔ جس میں پوری قوم کو دھمکیاں دی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت خود سب سے بڑی دہشت گرد ہے۔ اسلام پسندوں کے خلاف غیر ملکیوں سے مدد مانگی جا رہی ہے۔

○ صدر سردار فاروق لغاری سے ایم کیو ایم کے ایک وفد نے سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کراچی میں ملاقات کی۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں منشیات کی سیاست اور فرقہ واریت کے خلاف لانگ مارچ کروں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جدوجہد سودے بازی کی نہیں اصولوں کی ہے۔ عوام اس لانگ مارچ میں پہلے کی طرح میرا ساتھ دیں۔

○ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ وزیراعظم کے دورہ امریکہ سے پریسلر ترمیم کالازماً خاتمہ ضروری نہیں۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ انہوں نے کوئی گناہ نہیں کیا اس لئے وہ معافی کی بھیک نہیں مانگیں گے۔

○ پیپلز پارٹی نے ضمنی انتخاب میں صوبہ سرحد کی دونوں نشستیں جیت لیں۔

○ وفاقی وزیر مملکت برائے امور خزانہ مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ تین سال تک سخت بجٹ آئیں گے۔ البتہ ہماری حکومت کا پانچواں بجٹ عوامی امنگوں کا ترجمان ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی پنجاب کے لئے خصوصی پیکیج تیار کیا جا رہا ہے کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے کئے جانے والے انقلابی اقدامات سے سبز انقلاب آئے گا۔

○ دریائے سندھ کے جنگلات میں ڈاکوؤں کے خلاف اپریشن میں ڈاکوؤں کی ۲۰۰۔ کمین گاہیں تباہ کر دی گئیں۔ ۴۔ ڈاکو ہلاک کر دئے گئے۔ اور ۲۰۔ زخمی ہو گئے۔ پولیس نے بھاری تعداد میں اسلحہ برآمد کر لیا۔ پولیس اور رینجرز کے اہلکاروں نے کچے کے علاقہ کا تقریباً ۴۰۔ میل تک محاصرہ کیا ہوا ہے۔

○ آئندہ مالی سال کے بجٹ کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں معلوم ہوا ہے کہ اس میں ۳۷۔ ارب کے نئے ٹیکس شامل ہوں گے۔

○ امریکی کانگریس کے ۱۷۔ ممتاز ارکان نے کانگریس کی طرف سے پاکستان کی وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کو خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہم جمہوریت کے لئے آپ کے عزائم سے متاثر ہیں۔ انہوں نے اس خط میں توقع ظاہر کی ہے کہ دہشت گردی کے خلاف پاکستانی حکومت کا تعاون جاری رہے گا۔ اس خط میں رمزی یوسف اور امریکیوں کی ہلاکت کا بھی ذکر ہے۔

○ امریکی کانگریس میں ایک قرارداد پیش کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بھارت کشمیریوں کے خلاف ریاستی دہشت گردی کر رہا ہے۔ حق خودارادیت دینے سے انکار کے بعد کشمیریوں پر تشدد کر رہا ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ تنازعہ کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق حل کیا جائے۔

○ عوامی قیادت پارٹی کے چیئرمین اور بری فوج کے سابق سربراہ (جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ کشیدگی اور محاذ آرائی ختم نہ ہوئی تو خونریز انقلاب آئے گا۔ جو سب کچھ بہا کر لے جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ محاذ آرائی اور خون خرابے میں میں کوئی بیرونی ہاتھ نہیں ہے ان حالات کے ہم خود ذمہ دار ہیں۔ امریکہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے پاکستان پر اثر ورسوخ قائم رکھنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مارشل لاء آنے کا کوئی امکان نہیں۔

○ سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے کہا ہے کہ نظربندیوں اور جھوٹے مقدموں سے سپاہ صحابہ ختم نہیں کی جا سکتی انہوں نے کہا شیعہ سنی تنازعہ حل کرنے کے لئے ملی یکجہتی کانفرنس کے فیصلوں پر عمل کیا جائے۔

○ لیبیا کے رہنما معمر قذافی نے کہا ہے کہ اسرائیل پاکستان کی ایٹمی تنصیبات بھی تباہ کر دے گا۔ بھٹو کو امریکہ نے ایٹمی پروگرام بند نہ کرنے پر قتل کرایا۔ انہوں نے یہ بتایا کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام میں لیبیا کا کوئی کردار نہیں۔

○ بھارتی فوج نے چرار شریف میں فائرنگ کی اور کئی مکانات تباہ کر دئے۔ ڈوڈہ میں ایک سکھ خاتون کی اجتماعی آبروریزی کی

اہالیان ربوہ
کا اجتماعی وقار عمل
۷۔ اپریل ۱۹۹۵ء

○ اجتماعی وقار عمل کو استقامت اور تسلسل کے ساتھ جاری رکھتے ہوئے اگلا وقار عمل مورخہ ۷۔ اپریل ۹۵ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک ہو گا۔ تمام اہالیان ربوہ سے گزارش ہے کہ وقار عمل میں حسب روایت بھرپور شرکت کریں۔

گزشتہ وقار عمل کے تسلسل میں احباب جماعت اپنے اپنے گھروں کے سامنے سڑکوں اور راستوں کو درست کریں گے۔ کوڑا کرکٹ اور گندگی کو تلف کیا جائے گا اور محلہ جات میں خالی جگھوں اور پلاٹس میں جمع شدہ گندگی کو محلہ کی سطح پر ٹیمیں بنا کر اجتماعی کوشش سے تلف کیا جائے گا۔

جن گھروں کے سامنے تعمیرات کے نتیجہ میں ملبہ پڑا ہوا ہے اسے بھی اٹھوا کر راستوں کی وسعت اور خوبصورتی کو برقرار کیا جائے۔

خواتین سے بھی گزارش ہے کہ گھروں کی صفائی کے معیار کو بلند رکھنے کی غرض سے اس کوشش میں اپنے روایتی جوش و خروش اور جذبہ سے شامل ہو کر تعاون فرمائیں۔

ربوہ کے ظاہری ماحول اور تقدس کو بھی برقرار رکھنے میں آپ کی کوششوں کی اللہ تعالیٰ بہترین جزاء عطا فرمائے۔

(صدر عمومی ربوہ)

برائے فروخت
• ایئر کنڈیشنر ½1 ٹن نیشنل امپورٹڈ (ایک سیزن استعمال شدہ)
• زگ زیگ سلائی مشین جنوبی امپورٹڈ اصلی پیکنگ میں
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

ناصر کنڈر گارٹن دارالرحمت وسطی ربوہ
منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب
نرسری تا ہشتم (انگلش میڈیم)
طلباء و طالبات کیلئے داخلہ جاری ہے
پرنسپل

DISTRIBUTORS WANTED

We are a Pharmaceuticals manufacturing concern and are looking for distributors in all the **Districts** of Pakistan including Azad Kashmir areas.

We would like to market our renowned product "**DIGINOL SYRUP**" which we planed to promote through Electronic Midea **(PTV/STN)** on regular basis for the support of distributors.
Our mass compaign includes necessary training for our distributors in marketing through skilled and qualified personals.

The parties should be financially sound and experienced in sales and target achievement may please contact with detail of existing business & distribution arrangements.

Apply to G.M. Marketing, P.O.Box: 4038 Lahore latest by 8-04-95